"جمہوریہ چیچن اچکیریا": روسی صوبہ یا آزاد مملکت؟

۱۲ مئی ۱۹۹۷ء کو روسی صدر بورس یلسن اور چیچن صدر اسلان مسخادوف کے درمیان معاہدۂ امن پر دستخط ہو گئے۔ معاہدہ میں روس اور شمالی قفقاز کی جمہوریہ چیچنیا کے درمیان گزشتہ ۴۰۰ سال سے جاری تنازعہ کے مکمل خاتمہ کا وعدہ کیا گیا ہے۔ معاہدہ پر دستخطوں کی تقریب کے فوراً بعد صدر یلسن نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

> "ہم نے تاریخی معاہدہ پر دستخط ثبت کیے ہیں۔ معاہدہ پر دستخطوں کے ساتھ ہی تاریخ کے چار سو سالہ پر آشوب دور کا مکمل خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان چار سو سالوں کے دوران (روس اور جمہوریہ چیچنیا کے درمیان) کسی نہ کسی نوعیت کی جنگ جاری رہی ہے۔ (نتیجتاً) لوگ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے رہے ہیں"۔

کیا روس اور چیچنیا کے درمیان فی الواقع جنگ کا مکمل خاتمہ ہو گیا ہے؟ کیا مستقبل میں فریقین کے درمیان پھر جنگ چھڑنے کو خارج از امکان قرار دیا جا سکتا ہے؟ آثار و قرآئن اور روسی حالات اسی خیال کی تصدیق کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ۶ اگست ۱۹۹۶ء کو چیچن عسکریت پسندوں کے گروزنی پر قبضہ کے نتیجے میں ۳۱ اگست [۱۹۹۶ء] کو فریقین کے مابین جنگ بندی معاہدہ پر دستخط ہو گئے تھے۔ اس معاہدہ کے تحت چیچنیا کے سیاسی مستقبل کے تعین کا معاملہ سن ۲۰۰۱ء تک معرض التواء میں رکھا گیا تھا۔ مگر معاہدہ کے فوراً ہی بعد چیچن رہنماؤں نے "چیچنیا آزاد تھا اور آزاد رہے گا" جیسے بیانات دینا شروع کر دیے تھے۔ چیچن عسکریت پسند رہنما اور چیچن سیاسی قیادت آزادی پر سمجھوتہ کے لیے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ روسیوں کو بھی اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہے۔ دوسری طرف صدر یلسن گھمبیر مسائل میں گھرے ہوئے ہیں۔ ایک طرف مغرب کا فوجی اتحاد ناٹو روسی سرحدوں تک توسیع کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سرگرم ہے۔ دوسری طرف روس کے اقتصادی مسائل میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملک کی ابتر اقتصادی صورت حال سے کمیونسٹ اور قوم پرست عناصر بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے صدر یلسن کی عوام میں مقبولیت کم کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ اس ساری صورت حال میں جمہوریہ چیچنیا کے ساتھ تنازعہ جاری رکھنا کم از کم صدر یلسن کے مفاد میں نہیں ہے۔ چیچنیا پر مکمل روسی قبضہ اب ایک خواب ہی لگتا ہے۔ چنانچہ صدر یلسن حالات کی نزاکت کا ادراک کرتے ہوئے چیچن صدر اسلان مسخادوف کے ساتھ معاہدہ امن پر دستخط کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اگرچہ معاہدہ میں چیچنیا کے

مستقبل کے سوال کو زیرِ بحث نہیں لایا گیا ہے مگر ایک مغربی سفارتکار کے بقول: "دونوں رہنماؤں کے درمیان ملاقات ہی ایک اہم واقعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ صدر یلسن کا جمہوریہ چیچنیا کو چیچن ری پبلک آف اچکیریا سے موسوم کرنا بذات خود چیچن عوام کے لیے ایک بڑی رعایت ہے۔" واضح رہے کہ مرحوم صدر جوہر دودائیف نے جمہوریہ کو یہ نام دیا تھا اور چیچن عوام کے لیے یہ نام آزادی کی علامت بن گیا تھا۔ ادھر چیچن صدر اسلان مسخادوف نے بھی معاہدہ پر دستخط کے بعد اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے: "(حقیقت یہ ہے کہ) ہم نے چار صد سالہ جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے باوجودیکہ کچھ لوگ یہ جنگ جاری رکھنے کے حق میں ہیں"۔

اس معاہدہ کا مقصد چیچن - روس معاہدہ جنگ بندی (۳۱ اگست ۱۹۹۶ء) کو مستقل اور پائیدار امن میں بدلنا ہے۔ اس سے قبل ماسکو کے ہوائی اڈے پر اترتے ہی اخبار نویسیوں سے گفتگو کرتے ہوئے صدر مسخادوف نے کہا: "ماسکو اور گروزنی کے درمیان تعلقات کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ (فریقین کے درمیان) جنگ کا مکمل خاتمہ ہو گیا ہے اور امن کے نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے"۔ عہدۂ صدارت سنبھالنے کے بعد چیچن صدر کی اپنے ہم منصب روسی صدر بورس یلسن کے ساتھ یہ پہلی براہ راست ملاقات تھی۔ مسخادوف نے جو سابق سوویت افواج میں کرنل کے عہدہ پر فائز تھے، چیچنیا میں تحریک مزاحمت کے آغاز سے ہی چیچن گوریلا افواج کی قیادت سنبھال لی تھی۔ اب وہ نو آزاد جمہوریہ کے نو منتخب صدر ہیں۔ ۶ اگست ۱۹۹۶ء کو گروزنی پر چیچن عسکریت پسندوں کے قبضے کے بعد ماسکو اور گروزنی کے درمیان ہونے والے مذاکرات میں وہ چیچنیا کی نمائندگی کرتے رہے ہیں۔ روسیوں کے ساتھ مذاکرات میں اُنھوں نے ذہانت اور سفارت کاری کی اعلیٰ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ چیچن عوام کی نظروں میں وہ قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔ اب ۱۳ مئی ۱۹۹۷ء کو صدر مسخادوف روسی صدر بورس یلسن کے ساتھ ایک مستقل معاہدہ امن پر دستخط کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ مسخادوف کی ولولہ انگیز قیادت اور حسن تدبیر ہی کا اعجاز ہے کہ تین سالوں تک سرزمین چیچنیا پر آگ و خون کا کھیل کھیلنے والا صدر یلسن بالآخر یہ کہنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ: "معاہدہ یک نکاتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ معاہدہ امن پر دستخط ثبت ہو چکے ہیں۔ یہی اس کا خلاصہ ہے"۔ اُنھوں نے مزید کہا: "مذاکرات ہمارے اس پختہ ارادے کے آئینہ دار ہیں کہ ماسکو اور جمہوریہ اچکیریا کے درمیان تعلقات میں قوّت استعمال نہیں کی جائے گی۔ نہ ہی قوت کے استعمال کی دھمکی سے کام لیا جائے گا"۔ معاہدہ میں کہا گیا ہے کہ "فریقین صدیوں پرانے تنازعہ کے خاتمہ، پائیدار امن اور برابری کی سطح پر باہمی سودمند تعلقات کے قیام کے لیے کام کریں گے"۔ "برابری کی سطح" کے الفاظ اس بات کی کھل کر نشاندہی کرتے ہیں کہ روسی مؤقف میں بنیادی تبدیلی آئی ہے۔ ظاہر ہے برابری کی سطح پر تعلقات آزاد اور خود مختار ممالک کے درمیان قائم ہو سکتے ہیں وفاق اور "صوبے" کے درمیان نہیں۔ مزید یہ کہ معاہدہ میں کہا گیا ہے کہ:

"فریقین کے درمیان تعلقات عمومی طور پر تسلیم شدہ اصولوں اور بین الاقوامی قوانین کی بنیاد پر قائم کیے جائیں گے"۔ بین الاقوامی قوانین اور عمومی طور پر تسلیم شدہ اصولوں کے تحت تعلقات کے قیام کا واضح مطلب ہے کہ روس جمہوریہ چیچنیا کی آزاد حیثیت کو تسلیم کر چکا ہے۔ کیونکہ تعلقات کی یہ نوعیت دو آزاد و خود مختار ممالک کے درمیان ہی قائم ہو سکتی ہے۔

۳۱ مئی ۱۹۹۷ء کو روس کی قومی سلامتی کی کونسل کے سربراہ ایوان ریبکن اور چیچنیا کے اوّل نائب وزیر اعظم مولادی اودوگوف سمیت شمالی قفقاز کے دیگر رہنماؤں کے درمیان شمالی قفقاز کے قصبے کسلوووڈسک میں ملاقات کے بعد امن، دوستی اور تعاون کے مشترکہ اعلامیہ پر دستخط ہو گئے۔ یہ اعلامیہ دراصل ۱۲ مئی ۱۹۹۷ء کے تاریخی معاہدہ امن کا ہی تسلسل ہے۔ صدر یلسن نے شمالی قفقاز کے ان رہنماؤں کے نام پیغام میں کہا:

> "اب اصل کام امن کی راہ پر مسلسل آگے بڑھنا ہے۔ (اس بات کی کوشش کی جانی چاہیے کہ روس - چیچن) معاہدہ امن کے مخالفین اسے سبوتاژ کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔ ہم چیچنیا کے بنیادی معاشرتی ڈھانچے اور معیشت کی تعمیر نو، روزمرّہ کی زندگی معمول پر لانے اور قانون کی حکمرانی کو یقینی بنانے میں اسے مدد دینے کے لیے مسلسل کوشاں رہیں گے"۔

ایوان ریبکن اور مولادی یودوگوف کے دستخطوں سے طے پانے والے مذکورہ سمجھوتے سے یہ عندیہ ملتا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان دیگر متنازعہ اُمور کے بتدریج تصفیے کی طرف پیش رفت جاری ہے۔ روس سے تاوان جنگ کی ادائیگی کے چیچن مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے چیچنیا کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ روس کے خود مختار خطوں اور سابق سوویت ریاستوں سے ان کے ذمہ واجب الادا روسی قرضے وہ "سپیشل بارٹر ارینجمنٹ" کے تحت وصول کر سکتا ہے۔ یوں چیچنیا کو سابق سوویت ریاستوں سے براہ راست معاملات طے کرنے کی اجازت دینا بھی اس حقیقت کا واضح اظہار ہے کہ روس چیچنیا کی آزاد حیثیت تسلیم کرنے کی راہ پر گامزن ہے۔

قفقاز: علاقائی تنازعات

آذر بائیجان: آرمینیائی توسیع پسندی کی زد میں

اگرچہ آذری علاقے نگورنو کاراباخ پر جمہوریہ آرمینیا کی بھرپور پشت پناہی کے باعث آرمینیائی